حمید عسکری
(1909ء - 1971ء)

ابوالقاسم زہراوی[1]

اندلس کی اسلامی سلطنت کے بعض نامور سائنس دان بلاشبہ اپنے اپنے فن میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے لیکن اس دور کی سب سے عظیم شخصیت، جس کے کمال کا لوہا صدیوں تک اہلِ مغرب مانتے رہے، ابوالقاسم خلف بن عباس زہراوی ہے۔

سپین کے مشہور حکمران عبدالرحمان الناصر نے اپنے دارالسلطنت قرطبہ سے چار میل کے فاصلے پر ایک عظیم الشان محل تعمیر کروایا تھا اور اس کا نام اپنی ملکہ زہرا کے نام پر ''قصرِ زہرا'' رکھا تھا۔ رفتہ رفتہ اس قصر کے گرد اعیانِ سلطنت اور دوسرے لوگوں نے اپنے مکان بنا لیے اور وہاں ایک علیحدہ شہر بس گیا جو ''الزہرا'' کے نام سے موسوم ہوا۔ یہی ذیلی شہر ابوالقاسم خلف بن عباس کا مرز بوم تھا اور اسی شہر کی نسبت سے ''زہراوی'' کا لقب اس کے نام کا جزو بن گیا ہے۔

ابوالقاسم زہراوی کے آبا و اجداد اندلس ہی کے رہنے والے تھے۔ اس کی ولادت ۹۳۶ء میں عبدالرحمان الناصر ہی کے عہد میں ہوئی جو شاہان اندلس میں آٹھواں فرمانروا تھا۔ اس کے عہد میں اندلس کا دارالسلطنت قرطبہ اوج پر پہنچا ہوا تھا۔ چنانچہ اس کی شان و شوکت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اس میں تین ہزار آٹھ سو مسجدیں، ساٹھ ہزار سر بفلک عمارتیں، عام لوگوں کے دو لاکھ مکانات، آٹھ ہزار دکانیں اور سات سو حمام تھے۔ قرطبہ کی آبادی دس لاکھ باشندوں پر مشتمل تھی جس میں پچاس سرکاری ہسپتال موجود تھے۔ قرطبہ کی شاہی لائبریری میں دو لاکھ سے زائد کتابیں تھیں۔ قرطبہ یونیورسٹی اس زمانے میں مغرب کی عظیم ترین یونیورسٹی تھی جہاں مختلف مضامین کے جلیل القدر علما تعلیم و تدریس اور تحقیق و تالیف میں مصروف رہتے تھے۔ یہی وہ ماحول تھا جس میں ابوالقاسم زہراوی نے اپنا لڑکپن اور جوانی گزاری۔ اس کے کمالِ فن کو دیکھ کر یہ اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ اس نے اس علمی ماحول سے پورا فائدہ اٹھایا اور طب میں، جو اس کا خاص مضمون تھا، کامل دست گاہ حاصل کی۔ اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد وہ قرطبہ کے شاہی شفا خانے کے ساتھ منسلک ہو گیا اور یہاں اس نے اُس عملی تحقیق کا آغاز کیا جس نے تھوڑے ہی عرصے میں اس کو جدید علم الجراحت کا موجد اور اپنے زمانے کا سب سے بڑا سرجن (Surgeon) بنا دیا۔

موجودہ زمانے میں علم علاج کے جو دو طریقے یعنی علاج بالدوا (میڈیسن) اور علاج بالجراحت (سرجری) ہسپتالوں میں مروجہ ہیں، ان کے متعلق یہ خیال عام ہے کہ اگرچہ مغربی طب، یعنی ایلوپیتھی ویسی طب ہی کا چربہ ہے، مگر جراحت، یعنی سرجری خاص مغربی ڈاکٹروں کی چیز ہے جس میں کوئی ان کا ہم سر نہیں ہے۔ لیکن اس خیال کے پھیلنے کی وجہ محض یہ ہے کہ ہمارے عوام اسلامی دور کے عظیم سرجن ابوالقاسم زہراوی کے نام اور اس کے کارناموں سے واقف نہیں، ورنہ یہ حقیقت ہے کہ زہراوی ہی وہ عظیم شخصیت ہے جس نے اہل یورپ کو سرجری کے فن سے روشناس کرایا۔

---

[1] ''زہراوی'' عربی زبان کا لفظ ہے۔ اسے ''زہراوی'' بھی لکھتے ہیں۔ لکھنے کے یہ دونوں انداز درست ہیں۔

ابوالقاسم الزہراوی سرجری میں جو نادر آپریشن انجام دیتا تھا، اپنے روز افزوں تجربے سے اس فن میں جو نئی راہیں دریافت کرتا تھا، آپریشن کرنے کے لیے اپنی نگرانی میں جو نئے نئے آلات بنواتا تھا، ان سب کی تفصیل وہ احاطۂ قلم میں لاتا جاتا تھا، یہاں تک کہ اس کے قلم سے عملی سرجری پر ایک یگانۂ روزگار تصنیف ظہور میں آ گئی جو صدیوں تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں سرجری کی واحد معیاری کتاب کے طور پر داخلِ درس رہی۔

زہراوی کی اس کتاب کا نام ''تصریف'' ہے۔ یہ پوری کتاب تو علم علاج کی دونوں شاخوں طب یعنی میڈیسن اور جراحت یعنی سرجری پر مشتمل ہے، لیکن اس کا سب سے اہم حصہ سرجری کا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے طب یعنی میڈیسن پر تو عربی میں بہت سی کتابیں لکھی جا چکی تھیں لیکن جراحت یعنی سرجری پر اعلیٰ معیار کی پہلی مفصل کتاب ''تصریف'' کا ذکر آتا ہے تو اس سے ''تصریف'' یعنی سرجری کی کتاب ہی مراد ہوتی ہے۔

''تصریف'' تین بڑے حصوں میں منقسم ہے۔ اس کا پہلا حصہ داغ دینے کے متعلق ہے جو ازمنۂ وسطیٰ تک بعض امراض کے علاج میں برتا جاتا تھا۔ ''تصریف'' کے دوسرے اور تیسرے حصے میں عملی جراحت کا بیان ہے اور یہی اس کتاب کے اہم ترین حصے ہیں۔ ان میں دانت نکالنے، آنکھوں کا آپریشن کرنے، حلق کا کوّا کاٹنے، مثانے میں سے پتھری نکالنے، بواسیر کے مسّوں کو کاٹنے، خنازیر کا آپریشن کرنے، ٹوٹی ہڈی کو جوڑنے، اترے ہوئے جوڑوں کو چڑھانے، ماؤف عضو کو کاٹنے اور ہر قسم کے پھوڑوں کو چیرنے کی تفصیلات دی گئی ہیں۔

مختصر یہ کہ جراحت میں ۹۰ فی صد جن اعمال سے ایک سرجن کو سابقہ پڑتا ہے ان میں سے کسی کی تفصیل اس تصنیف میں چھوٹ نہیں گئی۔ ان اعمالِ جراحت کے لیے جن آلات کی ضرورت ہوتی ہے، ان کی تشریح نہایت خوب صورت تصاویر سے کی گئی ہے۔ ان آلات میں قاثاطیر، یعنی پیشاب خارج کرنے کا آلہ، مقامع الاسنان، یعنی دانت نکالنے کا آلہ، محقن یعنی انیما کرنے کا آلہ، مختلف قسم کے نشتر، قینچی، آری، سرجنوں کی سلائی، زخموں کے سینے کے لیے مختلف شکل کی سوئیاں، سبھی شامل ہیں۔ ان میں سے ہر آلے کی ساخت تصویر کی مدد سے اور طریقِ استعمال الفاظ کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔ ''تصریف'' سے پہلے جراحی پر نہ اتنے پائے کی کوئی کتاب لکھی گئی تھی اور نہ علم جراحت کے متعلق اتنی خوبصورت تصاویر شائع کی گئی تھیں۔

''تصریف'' کی نمایاں خصوصیات میں فاضل مصنف نے اس میں جابجا اپنے تجربات کی روشنی میں سرجری کے متعلق ایسی تصریحات کی ہیں جن سے طبی دنیا اس سے پہلے بے خبر تھی۔ زہراوی کا طرز بیان عام فہم اور زبان سادہ ہے۔ وہ جس موضوع پر قلم اٹھاتا ہے اس کے تمام رموز اس خوبی سے بیان کرتا ہے کہ قاری کے لیے کسی قسم کا الجھاؤ باقی نہیں رہتا۔ پھر بعض دیگر طبی مصنفوں کی طرح وہ فلسفیانہ موشگافیوں میں نہیں الجھا بلکہ اپنے فن کے عملی پہلوؤں کو سامنے رکھتا ہے اور صرف انھی امور کی توضیح کرنا ضروری خیال کرتا ہے جو عملی افادیت کے حامل ہوں۔

اہلِ مغرب، جو مسلمانوں کے ناموں کو بگاڑنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں، ابوالقاسم زہراوی کو ابوالکاسس (Abulcasis)، البوکاسس (Albucasis) اور الزہراویس (Alzaharawius) کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

یورپ میں ازمنۂ وسطیٰ سے لے کر اٹھارویں صدی تک کے تمام مغربی مصنف، جنھوں نے سرجری پر کتابیں لکھی ہیں، ابوالقاسم زھراوی کی فنی قابلیت کے معترف ہیں اور جابجا اس کی کتاب سے حوالے دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے تو صاف طور پر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ فنِ جراحت میں زھراوی ایک استادِ کامل کی حیثیت رکھتا ہے اور اہلِ یورپ نے ابتدا سرجری میں جو کچھ حاصل کیا ہے وہ صرف زھراوی ہی کی بدولت ہے۔

زھراوی کی کتاب ''تصریف'' صدیوں تک یورپ کی تمام بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں داخلِ درس رہی اور مغرب کے سرجن اس کتاب کے مندرجات کو سند کے طور پر پیش کرتے رہے۔

''تصریف'' کا لاطینی ترجمہ سب سے پہلے وینس سے ۱۴۹۷ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد اس کا لاطینی ایڈیشن، جس میں عربی کتاب کی اصل تصویریں بھی نہایت آب وتاب سے چھاپی گئی تھیں، ۱۵۴۱ء میں باسل میں طبع ہوا۔ باسل ایڈیشن کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں اصل عربی کتاب اور اس کا لاطینی ترجمہ دونوں ایک ہی جلد میں شامل تھے۔ یورپ میں اس کتاب کی مقبولیت انیسویں صدی کے آخر تک بھی باقی تھی۔ چنانچہ ایک فرانسیسی ڈاکٹر لی کارک نے ۱۸۸۱ء میں ''التصریف'' کو فرانسیسی زبان میں منتقل کیا اور دیباچے میں اس کتاب کو سرجری کا ایک نادر شاہکار قرار دیا۔ یورپ کے فضلا نے ''التصریف'' کو محض اپنی زبانوں میں منتقل کرنے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان میں سے بعض نے اس کتاب پر شرحیں بھی لکھی تھیں۔

(نامور مسلم سائنس دان)

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات میں سے جو درست ہیں، ان کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں:

i- عبدالرحمان الناصر کس ملک کا حکمران تھا؟

ا۔ اردن کا	ب۔ مصر کا
ج۔ سپین کا	د۔ سوڈان کا

ii- ابوالقاسم زھراوی کون تھا؟

ا۔ ماہرِ تعمیرات	ب۔ سائنس دان
ج۔ ماہرِ تعلیم	د۔ ماہرِ قانون

iii- ابوالقاسم زھراوی کے آباواجداد کہاں کے رہنے والے تھے؟

ا۔ مصر	ب۔ ایران
ج۔ عراق	د۔ اندلس

iv- قرطبہ کی شاہی لائبریری میں کتنی کتابیں تھیں؟

ا۔ ایک لاکھ	ب۔ ایک لاکھ سے زائد
ج۔ دو لاکھ سے زائد	د۔ تین لاکھ سے زائد

v- ابوالقاسم زہراوی نے اہلِ یورپ کو کس فن سے روشناس کرایا؟

ا۔ فنِ تعمیرات سے	ب۔ فنِ دواسازی سے
ج۔ سرجری کے فن سے	د۔ فنِ کیمیاگری سے

2- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

i- ابوالقاسم زہراوی کی مشہور تصنیف کا نام کیا ہے؟

ii- ڈاکٹر لی کارک نے اس کتاب کا کس زبان میں ترجمہ کیا؟

iii- زہراوی کس یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم رہے؟

iv- زہراوی کی مشہور تصنیف کن یونیورسٹیوں میں داخلِ درس رہی؟

v- زہراوی کے عہد میں مغرب کی عظیم ترین یونیورسٹی کون سی تھی؟

3- مندرجہ ذیل الفاظ وتراکیب کا مفہوم لکھیں:

مہارتِ تامہ، جلیل القدر، چربہ، نادر، عملِ جراحت۔

4- مندرجہ ذیل الفاظ وتراکیب کو اس طرح سے جملوں میں استعمال کریں کہ ان کی تذکیروتانیث واضح ہو جائے:

تحقیق، علم الجراحت، امراض، ساخت، اکتفا۔